

إِذَا قَالَتِ امْرَأَةٌ عِمْرَانَ رَبِّي إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي هُنَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۝ فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتِ رَبِّي إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْتَ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ وَلَيْسَ الدُّكْرُ كَالْأُنْثَى وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمٍ وَإِنِّي أُعِيْذُهَا بِكَ وَدُرْسِتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ (آل عمران - ۳۶-۳۷)

(۳۶) جب عمران کی عورت نے کہا اے میرے رب! جو کچھ میرے پیٹ میں ہے یقیناً میں اُسے (دنیادی بکھروں سے) آزاد کرتے ہوئے تیری نذر کرنی ہوں۔ پس تو مجھ سے قبول فرم۔ یقیناً تو بہت سنے والا (اور) بہت جانے والا ہے۔ (۳۷) پس جب اُس نے اُسے جانا تو کہا اے میرے رب! میں نے تو یہ لڑکی جنی ہے۔ اور اللہ زیادہ بہتر جانتا تھا اسے جو اُس نے جانا تھا۔ اور (اُس کا مزعمہ) لڑکا اس لڑکی کی طرح نہیں (ہو سکتا) تھا۔ اور یقیناً میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور میں اسے اور اسکی نسل کو مرد و دشیطان سے تیری بناہ میں دیتی ہوں۔

وہ کلام الٰہی جس میں

حضرت مرزا غلام احمدؒ کو اُمت محمدیہ میں محمدی مریم ہونے کا روحاںی اعزاز بخشا گیا

موسیٰ سلسلے کی مریم کی طرح حضرت مرزا غلام احمدؒ بھی اللہ تعالیٰ نے اُمت محمدیہ میں روحاںی مریم ہونے کا مقام و مرتبہ بخشا تھا تاکہ آئندہ آپکی دعا اور روحاںی توجہ کے نتیجہ میں آپکی ذریت (جماعت احمدیہ) میں آپکے کسی پیر و کار کا بطور محمدی مسح عیسیٰ اہن مریم نزول ہو سکے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ آپ سے مناطب ہو کر فرماتا ہے:-

(۱) ۸۸۳ء:- ”يَا أَدَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ يَا مَرْيَمُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ يَا أَحْمَدُ اسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ نَفَخْتُ فِيهِكَ مِنْ لَدُنِنِ رُوحَ الصِّدْقِ“۔ اے آدم۔ اے مریم۔ اے احمد تو اور جو شخص تیراتائیں اور رفتیں ہے جنت میں یعنی نجات حقیقی کے وسائل میں داخل ہو جاؤ۔ میں نے اپنی طرف سے سچائی کی روح تجوہ میں پھونک دی ہے۔ (تذکرہ صفحہ ۵۵ روحاںی خزانہ جلد ا صفحہ ۵۹۰ تا ۵۹۱)

(۲) ۸۸۳ء:- ”فَأَجَاءَهَا الْمَحَاضُ إِلَى جُذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتِ يَلَيْتَنِي مِثْ قَبْلَ هَذَا وَ كُنْتُ نَسِيَّاً مَّنْسِيَّاً هُزِّيَّ إِلَيْكَ بِجُذْعِ النَّخْلَةِ تُسْقِطُ عَلَيْكِ رُطَّبًا جَنِيَّاً“۔ پس اُسے دردزہ مجبور کر کے ایک کھجور کے تنے کی طرف لے گیا۔ کہا اے کاش! میں اس سے پہلے مر جاتی اور میری یاد مٹا دی جاتی۔ کھجور کی ٹہنی کو پکڑ کر اپنی طرف ہلا۔ وہ تجوہ پر تازہ بتازہ پھل پھینکے گی۔ (تذکرہ صفحہ ۵۶ روحاںی خزانہ جلد ا ۱۹ صفحہ ۱۵ و جلد ا ۱۹ صفحہ ۲۵۰)

(۳) ۸۸۳ء:- ”لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيَامًا كَانَ أَبْوَابُ امْرَأَسُوِّ وَمَا كَانَتْ أُمُّكَ بَغِيَّا“۔ (اے مریم) تو نے بہت بُرا کام کیا ہے۔ تیرا باب تو بُرا آدمی نہیں تھا اور تیری ماں بھی بد کا نہیں تھی۔ (تذکرہ صفحہ ۷-۵ روحاںی خزانہ جلد ا ۱۹ صفحہ ۱۵)

☆☆☆ حضرت مرزا غلام احمدؒ اپنے مذکورہ بالا الہام کے سلسلہ میں اپنے رسالہ کشتی نوح میں ایک نوٹ لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:-

”اس (مذکورہ بالا۔ نقل) الہام پر مجھے یاد آیا کہ بٹالہ میں فضل شاہ یا مہرشاہ نام ایک سید تھے جو میرے والد صاحب سے بہت محبت رکھتے تھے اور بہت تعلق تھا جب میرے دعویٰ مسح موعود ہونے کی کسی نے اُن کو خبر دی تو وہ بہت روئے اور کہا کہ انکے والد صاحب بہت اچھے

آدمی تھے یعنی یہ شخص کس پر پیدا ہوا ان کا باپ تو نیک مزاج افترا کے کاموں سے دور اور سیدھا اور صاف دل مسلمان تھا ایسا ہی بہتوں نے کہا کہ تم نے اپنے خاندان کو داغ لگایا کہ ایسا دعویٰ کیا۔“ (روحانی خزانہ جلد ۱۹ صفحات ۵۲، ۵۳ حاشیہ)

(4) ۸۸۳ء:- ”**الْيَسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ وَلَنَجْعَلَهُ أَيَّةً لِلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِنَّا وَكَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا**۔ قَوْلُ الْحَقِّ الَّذِي فِيهِ تَمَتُّرُونَ۔“ کیا اللہ اپنے بندہ کے لیے کافی نہیں۔ اور ہم اس کو لوگوں کے لیے ایک نشان بنادیں گے اور اپنی طرف سے رحمت اور یہ بات ابتداء سے مقدار تھی۔ اور ایسا ہی ہونا تھا۔ یہی قول حق ہے جس میں لوگ شک کر رہے ہیں۔ (روحانی خزانہ جلد ۱۹ صفحہ ۵۱)

(5) ۱۶ اردیسمبر ۹۰۵ء:- ”**قَالَ رَبُّكَ إِنَّهُ تَازِلُّ مِنَ السَّمَاءِ مَا يُرِيدُ ضِيَّكَ رَحْمَةً مِنَّا وَكَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا**۔ قُرْبَ مَا تُوعَدُونَ۔ (۱) **أَمْرُتُ تَأْفِنًا**۔ (۱) تیرارب کہتا ہے کہ ایک امر آسان سے اُترے گا جس سے تو خوش ہو جائے گا۔ یہ ہماری طرف سے رحمت ہے اور یہ فیصلہ شدہ بات ہے جو ابتداء سے مقدار تھی۔ وہ وقت قریب آ گیا جس کا تم کو وعدہ دیا جاتا تھا۔ (۲) میں نے یہ حکم نافذ کر دیا ہے۔ یعنی **اٹل ہے**۔“ (تذکرہ صفحہ ۳۹۶۔ الحکم جلد ۹ نمبر ۳۴ مورخہ ۱۶ ستمبر ۹۰۵ء صفحہ ۲)

(6) اللہ تعالیٰ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:-

زد رگا و خدا امردے بصداعزازمی آید مبارک بادت اے مریم کے عیسیٰ بازمی آید
خدا کی درگاہ سے ایک مرد بڑے اعزاز کیسا تھا آتا ہے۔

اے مریم (یعنی محمدی مریم مرزا غلام احمد) تجھے مبارک ہو کہ عیسیٰ دوبارہ آتا ہے۔ (تذکرہ صفحہ ۶۸۳)

☆☆☆☆☆

أُمّتُ مُحَمَّدٍ يَهُ مِنْ مُحَمَّدِي مَرِيمٍ بَنْتِ وَالا

حضرت مرزا غلام احمدؑ کا واحد وجود ہے

☆☆☆☆☆ **أُمّتُ مُحَمَّدٍ يَهُ مِنْ حَضْرَتِ مَرِيزَةِ الْحَمْدِ هِيَ أَيْكَ وَاحِدَةٍ جَنْهِيْنَ اللَّهُ تَعَالَى نَعْلَمُ بِهِ سَلَسلَةُ مَرِيمٍ هُوَ نَعْلَمُ بِهِ كَاروَحَانِيْ مَقَامٌ وَمَرْتَبَهُ بَخْشَتَهَا۔ جَيْسَاً آپَّ اپنی کتاب حقیقتِ الوجی میں اس طرح فرماتے ہیں:-**

”اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں اس اُمت کے بعض افراد کو مریم سے تشبیہ دیتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ وہ مریم عیسیٰ سے حاملہ ہو گئی اور اب ظاہر ہے کہ اس اُمت میں بجز میرے کسی نے اس بات کا دعویٰ نہیں کیا کہ میرا نام خدا نے مریم رکھا اور پھر اس مریم میں عیسیٰ کی روح پھونک دی ہے اور خدا کا کلام باطل نہیں۔ ضرور ہے کہ اس اُمت میں کوئی اس کا مصدق ہو۔۔۔ پس اس تمام اُمت میں وہ میں ہی ہوں میرا ہی نام خدا نے براہین میں پہلے مریم رکھا اور بعد اس کے میری ہی نسبت یہ کہا کہ ہم نے اس مریم میں اپنی طرف سے روح پھونک دی اور پھر روح پھونکنے کے بعد مجھے ہی عیسیٰ قرار دیا۔ پس اس آیت (تحریم۔ ۱۳۔ نقل) کا میں ہی مصدق ہوں۔ میرے سواتیرہ (۱۳۰۰) سو برس میں کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ پہلے خدا نے میرا نام مریم رکھا اور مریم میں اپنی طرف سے روح پھونک دی۔ جس سے میں عیسیٰ بن گیا۔ خدا سے ڈرو۔ اس میں فلک کرو۔“ (روحانی خزانہ جلد ۲۲ صفحات ۳۵۰، ۳۵۱ حاشیہ)

☆☆☆☆☆

زکی غلام (صلح موعود) اور اُسکے صفاتی ناموں کے حوالہ سے

محمدی مریم پر نازل ہونیوالے (۱۲) مبشر الہامات کی تفصیل

[یہ مبشر الہامات اس حقیقت کا قطعی ثبوت ہیں کہ یہ زکی غلام محمدی مریم حضرت مرا غلام احمدؐ کے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا نہیں ہوا تھا]

(۱)-۸۸۱ء۔ ”إِنَّا نُبَشِّرُكُمْ بِغُلَامٍ حَسِينٍ“، یعنی ہم تجھے ایک حسین غلام کے عطا کرنے کی خوشخبری دیتے ہیں۔ (تذکرہ صفحہ ۲۹ بحوالہ روحانی خزانہ جلد ۱۵ صفحہ ۲۰۰)

(۲)-۸۸۲ء۔ خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے (جل شانہ و عز اسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ۔۔۔ ”میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اُسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاوں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پورا اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لیے مبارک کر دیا۔ سوقدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدائے یہ کہا۔ تا وہ جوزندگی کے خواہاں ہیں۔ موت کے پنجھ سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آؤیں۔ اور تادین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تاحق اپنی تمام برکتوں کیسا تھا آجائے اور باطل اپنی تمام خوستوں کیسا تھا بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں۔ جو چاہتا ہوں کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لا سکیں۔ کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے۔ اور خدا کے دین اور اُسکی کتاب اور اُس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے۔

سو تجھے بشارت ہو۔ کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تیرے ہی تھم سے تیری ہی ذریت و نسل ہو گا۔ خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اُس کا نام عنموائل اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔

اُسکے ساتھ فضل ہے۔ جو اُس کے آنے کے ساتھ آیا گا۔ وہ صاحب شکوه اور عظمت اور دولت ہو گا۔ وہ دُنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت وغیری نے اُسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہو گا۔ اور دل کا حلیم۔ اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا۔ (اسکے معنی سمجھو میں نہیں آئے) دو شنبہ ہے مبارک دو شنبہ۔ فرزند لبند گرامی ارجمند۔ مَظْهَرُ الْأَوَّلِ وَالْآخِرِ۔ مَظْهَرُ الْحَقِّ وَالْعَلَاءِ کَانَ اللَّهُ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ۔ جس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الہی کے ظہور کا موجب ہو گا۔ نور آتا ہے نور۔ جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے مسح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اُس کے سر پر ہو گا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رُستگاری کا موجب ہو گا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطے آسمان کی طرف اٹھایا

جائے گا۔ وَكَانَ أَمْرًا مَّقْضِيًّا۔“ (اشتہار ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء)

(3)۔ ۱۸۹۳ء۔ ”إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ“۔ یعنی ہم تجھے ایک غلام کی بشارت دیتے ہیں۔ (تذکرہ صفحہ ۲۱۳ بحوالہ روحانی خزانہ جلد ۹ صفحہ ۳۰ حاشیہ)

(4)۔ ۱۸۹۶ء۔ ”إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ مَّظَهِيرٌ الْحَقٌّ وَالْعَلَاءُ كَانَ اللَّهُ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ۔“ ترجمہ۔ ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں جو حق اور بلندی کا مظہر ہو گا گویا خدا آسمان سے اُترتا۔ (تذکرہ صفحہ ۲۳۸ بحوالہ روحانی خزانہ جلد ۱۱ صفحہ ۲۲)

(5)۔ ۱۳ اپریل ۱۸۹۹ء۔ ”إِصْبِرْ مَلِيّا سَاهِبُ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا۔“ یعنی کچھ تھوڑا عرصہ صبر کر میں تجھے ایک زکی غلام عنقریب عطا کروں گا۔ (تذکرہ صفحہ ۲۷)

(6)۔ ۲۶ نومبر ۱۹۰۵ء۔ ”إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ تَافِلَتَهُكَ تَافِلَةً مِّنْ عِنْدِنِي۔“ ہم تجھے ایک غلام کی بشارت دیتے ہیں۔ وہ تیرے لیے نافلہ ہے۔ ہماری طرف سے نافلہ ہے۔ (تذکرہ صفحہ ۵۰۰)

(7)۔ مارچ ۱۹۰۶ء۔ ”إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ تَافِلَتَهُكَ۔“ ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں۔ جو تیرے لیے نافلہ ہو گا۔ (تذکرہ صفحہ ۵۱۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۰ انمبر ۱۰، ۲۲ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱)

(8)۔ ۱۹۰۶ء۔ ”إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ مَّظَهِيرٌ الْحَقٌّ وَالْعَلَاءُ كَانَ اللَّهُ نَزَّلَ مِنَ السَّمَاءِ۔“ ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں جو حق اور اعلیٰ کا مظہر ہو گا۔ گویا آسمان سے خدا اُترے گا۔ (تذکرہ صفحہ ۵۵۳ بحوالہ روحانی خزانہ جلد ۲۲ صفحہ ۹۸ تا ۹۹)

(9)۔ ۱۹۰۶ء۔ ”إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ تَافِلَتَهُكَ۔“ ہم ایک غلام کی تجھے بشارت دیتے ہیں۔ جو تیرے لیے نافلہ ہو گا۔ (تذکرہ صفحہ ۵۵۳ بحوالہ روحانی خزانہ جلد ۲۲ صفحہ ۹۹)

(10)۔ ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء۔ ”إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ۔“ ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں۔ (تذکرہ صفحہ ۶۱۹ بحوالہ الحکم جلد ۱۱ انمبر ۳۳ مورخہ ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱)

(11)۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء۔ ”(۵) إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ حَلِيمٍ (۶) يَنْزُلُ مَنْزِلَ الْمُبَارَكِ۔“ (۷) ساقیا آمدن عید مبارک بادت۔“ (تذکرہ صفحہ ۶۲۲) ترجمہ۔ ہم تجھے ایک حلیم غلام کی بشارت دیتے ہیں جو مبارک احمد کی شبیہ ہو گا۔ اے ساقی عید کا آنا تجھے مبارک ہو۔

(12)۔ ۲، ۷ نومبر ۱۹۰۷ء۔ ”سَاهِبُ لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا رَبِّ هَبْ لِيْ دُرِّيَّةً طَيِّبَةً۔“ (تذکرہ ۶۲۶) میں ایک زکی غلام کی بشارت دیتا ہوں۔ اے میرے خدا پاک اولاد مجھے بخش۔

(13)۔ ۲، ۷ نومبر ۱۹۰۷ء۔ ”إِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ اسْمُهُ يَعْصِيَ اللَّهَ تَرَكَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ۔“ آمدن عید مبارک بادت۔ عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔ (تذکرہ ۶۲۶) میں تجھے ایک غلام کی بشارت دیتا ہوں جس کا نام یعصی ہے۔ کیا تو نہ نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے اصحاب فیل کیسا تھک کیا کیا؟

(14)۔ محمدی مریم کا عیسیٰ۔ زد رگا خدا مردے بصد اعزازی آید۔ مبارک بادت اے مریم کے عیسیٰ بازمی آید۔ ترجمہ۔ خدا کی درگاہ سے ایک مرد بڑے اعزاز کیسا تھا آتا ہے۔ اے مریم تجھے مبارک ہو کہ عیسیٰ دوبارہ آتا ہے (تذکرہ صفحہ ۶۸۳)

موسیٰ سلسلہ میں مریم کی پیدائش اور پھر اسے زکی غلام کیسے دیا گیا؟؟

سورہ ال عمران آیات ۳۶ تا ۳۷

۳۶۔ جب عمران کی ایک عورت نے کہا اے میرے رب! جو کچھ بھی میرے پیٹ میں ہے یقیناً وہ میں نے تیری نذر کر دیا (دنیا کے جھیلوں سے) آزاد کرتے ہوئے۔ پس ٹو مجھ سے قبول کر لے۔ یقیناً تو ہی بہت سننے والا (اور) بہت جانے والا ہے۔

۳۷۔ پس جب اُس نے اُسے جنم دیا تو اس نے کہا اے میرے رب! میں نے تو بھی کو جنم دیا ہے۔ جبکہ اللہ زیادہ بہتر جاتا ہے کہ اس نے کس چیز کو جنم دیا تھا۔ اور نرمادہ کی طرح نہیں ہوتا۔ اور (اس عمران کی عورت نے کہا) یقیناً میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے، اور میں اسے اور اس کی نسل کو راندہ درگاہ

شیطان سے تیری پناہ میں دیتی ہوں۔ ﴿

إذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عَمْرَانَ رَبِّيْ إِنِّيْ
نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِيْ مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلَ
مِنِّيْ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴾⑥﴾

فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّيْ إِنِّيْ وَضَعْتُهَا
أَنْثِيْ طَوَّالَهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعْتُ طَوَّالَهُ
الذَّكَرُ كَالْأَنْثِيْجَ وَإِنِّيْ سَمِّيَّتُهَا مَرِيمَ
وَإِنِّيْ أُعِيَّذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتُهَا مِنَ الشَّيْطَانِ
الرَّجِيمِ ﴾⑦﴾

﴿ جب عمران کی عورت نے اپنے ہاں پیدا ہونے والی بھی (حضرت مریم) کے بارہ میں کہا کہ یہ تو لڑکی ہے حالانکہ میں نے خدا تعالیٰ سے لڑکا مانگا تھا تو اللہ تعالیٰ جواب افرماتا ہے کہ اللہ خوب جاتا ہے کہ لڑکا اور لڑکی الگ الگ ہوتے ہیں مگر یہ بچی جو تمہیں عطا کی گئی ہے یہ عام لڑکیوں کی طرح نہیں بلکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے یہ صلاحیت رکھ دی ہے کہ بغیر ازدواجی تعلقات کے اس کا بچ پیدا ہو سکتا ہے۔

سورہ مریم آیات ۷۱ تا ۷۲

وَإِذْ كُرِّرَ فِي الْكِتَابِ مَرِيمَ إِذَا نَتَبَذَّتْ ۝۷۱۔ اور (اس) کتاب میں مریم کا ذکر کر جب وہ اپنے گھروں سے جدا ہو کر جانبِ مشرق ایک جگہ چلی گئی۔

۷۲۔ پس اس نے اپنے اور ان کے درمیان ایک حجاب حائل کر دیا۔ تب ہم نے اُس کی طرف اپنا فرشتہ بھیجا اور اس نے اس کے لئے ایک مناسب بشر کا تمثیل اختیار کیا۔

فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا ۝۷۲
فَأَرْسَلْنَا إِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا
بَشَرًا سَوِيًّا ﴾⑧﴾

۱۹۔ اس نے کہا میں تجھ سے رحمان کی پناہ میں آتی ہوں اگر تو تقوی شعار ہے۔

۲۰۔ اس نے کہا میں تو تیرے رب کا محض ایک اپنی ہوں تاکہ تجھے ایک پاک خواہ کا عطا کروں۔

۲۱۔ اس نے کہا میرے کوئی لڑکا کیسے ہو گا جبکہ مجھے کسی بشر نے چھواتک نہیں اور میں کوئی بد کار نہیں؟

۲۲۔ اس نے کہا اسی طرح۔ تیرے رب نے کہا ہے کہ یہ بات مجھ پر آسان ہے اور (ہم اسے پیدا کریں گے ☆) تاکہ ہم اسے لوگوں کے لئے نشان اور اپنی طرف سے جسم رحمت بنادیں اور یہ ایک طے شدہ امر ہے۔

۲۳۔ پس اسے اس کا حمل ہو گیا اور وہ اُسے لئے ہوئے ایک دور کی جگہ کی طرف ہٹ گئی۔

۲۴۔ پھر در دزہ اسے کھجور کے تنے کی طرف لے گیا۔ اس نے کہا اے کاش! میں اس سے پہلے مر جاتی اور بھولی بسری ہو چکی ہوتی۔

۲۵۔ تب (ایک پکارنے والے نے) اس کی زیریں طرف سے پکارا کہ کوئی غم نہ کر۔ تیرے رب نے تیرے نشیب میں ایک چشمہ جاری کر دیا ہے۔

۲۶۔ اور کھجور کی ساق کو تو اپنی سمت جنبش دے وہ تجھ پر تازہ پکی ہوئی کھجوریں گرائے گی۔

قَاتُ الٰٓيَّ أَعُوذُ بِالرَّحْمَنِ مِنْكَ
إِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ⑯

قَالَ إِنَّمَا آنَارَ سُوْلَ رَبِّكَ لَا هَبَّ لَكَ
غُلَمًا زَكِيًّا ⑯

قَاتُ الٰٓيَّ يَكُونُ لِي غُلَمٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي
بَشَرٌ وَلَمْ أَلْكُ بَغِيًّا ⑯

قَالَ كَذَلِكَ قَالَ رَبِّكَ هُوَ عَلَىٰ هَمِينَ ۚ
وَلَنَجْعَلَهُ آيَةً لِلثَّالِثِ وَرَحْمَةً مِنَّا ۚ
وَكَانَ أَمْرًا مَقْضِيًّا ⑯

فَحَمَلَتُهُ فَأَنْتَبَذْتُ بِهِ مَكَانًا قَصِيًّا ⑯

فَأَجَاءَهَا الْخَاصُ إِلَى جِذْعِ النَّخْلَةِ ۚ
قَاتُ الْيَتَيَّنِيَّ مِنْ قَبْلِ هَذَا وَكُنْتُ
نَسِيًّا مَنْسِيًّا ⑯

فَنَادَاهَا مِنْ تَحْتِهَا أَلَا تَحْزِنِيْ قَدْ جَعَلَ
رَبِّكَ تَحْتَكَ سَرِيًّا ⑯

وَهُزِيَّ إِلَيْكَ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسْقِطُ
عَلَيْكَ رَطْبًا جَنِيًّا ⑯

۲۷۔ پس تو کھا اور پی اور اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر اور اگر تو کسی شخص کو دیکھے تو کہہ دے کہ یقیناً میں نے رحمان کے لئے روزے کی منت مانی ہوئی ہے پس آج میں کسی انسان سے گفتگو نہیں کروں گی۔

۲۸۔ پھر وہ اسے اٹھائے ہوئے اپنی قوم کی طرف لے آئی۔ انہوں نے کہا اے مریم! یقیناً تو نے تو بہت بڑا کام کیا ہے۔

۲۹۔ اے ہارون کی بہن! تیرا باپ تو بُرا آدمی نہ تھا اور نہ تیری ماں بد کا تھی۔ ﴿

۳۰۔ تو اس نے اس کی طرف اشارہ کیا۔ انہوں نے کہا ہم کیسے اس سے بات کریں جو ابھی پنگھوڑے میں پلنے والا پچھہ ہے۔

۳۱۔ اُس نے کہا یقیناً میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب عطا کی ہے اور مجھے نبی بنایا ہے۔

۳۲۔ نیز مجھے مبارک بنا دیا ہے جہاں کہیں میں ہوں اور مجھے نماز کی اور زکوٰۃ کی تلقین کی ہے جب تک میں زندہ رہوں۔

۳۳۔ اور اپنی ماں سے حسن سلوک کرنے والا (بنایا) اور مجھے سخت گیر اور سخت دل نہیں بنایا۔

۳۴۔ اور سلامتی ہے مجھ پر جس دن مجھے جنم دیا گیا اور جس دن میں مروں گا اور جس دن میں زندہ کر کے مبعوث کیا جاؤں گا۔

فَكُلْيُ وَاشِرَ بِنِ وَقَرِيْ عَيْنًا حَفَّا مَاتَرِينَ
مِنَ الْبَشَرِ أَحَدًا لَفْقُولِي إِنِّي نَذَرْتُ
لِلرَّحْمَنِ صَوْمًا فَلَنْ أَكَلَمَ الْيَوْمَ
إِنْسِيَّا حَفَّا

فَأَتَتْ بِهِ قَوْمَهَا تَحْمِلُهُ طَقَالُوا يَمْرِيْعُ
لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيْيَا ②٨
يَا حُكْتَ هَرُونَ مَا كَانَ أَبُوكِ امْرَأَ سَوْءٍ
وَمَا كَانَتْ أُمُّكِ بَغِيَا ②٩

فَأَشَارَتْ إِلَيْهِ طَقَالُوا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ
كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ③٠
قَالَ إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ الَّتِي أَنْتِي الْكِتَبَ
وَجَعَلْنِي نَبِيًّا ③١

وَجَعَلْنِي مُبَرَّكًا أَيْنَ بِمَا كُنْتُ
وَأَوْصَنْتِي بِالصَّلَاةِ وَالزَّكُوَةِ مَا دُمْتُ
حَيًّا ③٢

وَبَرَّا بِوَالِدَتِي وَلَمْ يَجْعَلْنِي جَبَارًا
شَقِيقًا ③٣

وَالسَّلَامُ عَلَى يَوْمِ وُلْدَتِي وَيَوْمَ الْمُوتُ
وَيَوْمَ أَبْعَثُ حَيًّا ③٤

۳۵۔ یہ ہے عیسیٰ بن مریم۔ (یہ) وہ حق بات ہے جس میں وہ شک کر رہے ہیں۔

ذلِكَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلُ الْحَقِّ
الَّذِي فِيهِ يَمْتَرُونَ ③

۳۶۔ اللہ کی شان نہیں کہ وہ کوئی بیٹا بنالے۔ پاک ہے وہ۔ جب وہ کسی امر کا فیصلہ کر لیتا ہے تو وہ اسے محض ”ہوجا“ کہتا ہے تو وہ ہونے لگتا ہے اور ہو کر رہتا ہے۔

مَا كَانَ لِلَّهِ أَنْ يَتَخَذَّ مِنْ وَلَدٍ لَا سُبْحَانَهُ طَ
إِذَا قَضَى أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ
فَيَكُونُ ④

۳۷۔ اور یقیناً اللہ ہی میرا رب اور تمہارا رب ہے۔ پس تم اس کی عبادت کرو۔ یہی سیدھا راستہ ہے۔

وَإِنَّ اللَّهَ رَبِّنَا وَرَبَّكُمْ فَاعْبُدُوهُ طَ
هَذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيمٌ ⑤

۳۸۔ پس ان کے اندر ہی سے گروہوں نے اختلاف کیا۔ پھر ہلاکت ہو گی اُن کے لئے جنہوں نے کفر کیا ایک بہت بڑے دن میں حاضری کے نتیجہ میں۔

فَاخْتَلَفَ الْأَحْزَابُ مِنْ بَيْنِهِمْ جَ
فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ مَشْهَدِ
يَوْمٍ عَظِيمٍ ⑥

۳۹۔ کیا خوب ان کا سننا اور کیا خوب اُن کا دیکھنا ہو گا جس دن وہ ہمارے پاس آئیں گے۔ لیکن ظالم لوگ تو آج ایک کھلی کھلی گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں۔

أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ يَوْمًا تُؤْتَنَ الِّكِنْ
الظَّالِمُونَ الْيَوْمَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ⑦

۴۰۔ اور انہیں (اس) حضرت کے دن سے ڈرا جب فیصلہ چکا دیا جائے گا۔ حال یہ ہے کہ وہ غفلت میں ہیں اور وہ ایمان نہیں لاتے۔

وَأَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ إِذْ قُضِيَ
الْأَمْرُ وَهُمْ فِي غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ⑧
يَوْمُنُونَ ⑨

۴۱۔ یقیناً زمین کے ہم ہی وارث ہوں گے اور ان کے بھی جو اُس پر ہیں اور ہماری طرف ہی وہ لوٹائے جائیں گے۔

إِنَّا هُنَّ نَرِثُ الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَإِلَيْنَا
يُرْجَعُونَ ⑩

۳۶۔ جب فرشتوں نے کہا اے مریم! یقیناً اللہ تھے اپنی طرف سے ایک پاک کلمہ کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح عیسیٰ ابن مریم ہوگا۔ دنیا اور آخرت میں وجدیہ اور مقریبین میں سے ہوگا۔ ﴿۱﴾

۳۷۔ اور وہ لوگوں سے کلام کرے گا پنچھوڑے میں اور ادھیر عمر میں اور پاک بازوں میں سے ہوگا۔ ﴿۲﴾

۳۸۔ اس نے کہا اے میرے رب! میرے کیسے بیٹا ہو گا جبکہ کسی بشر نے مجھے نہیں چھووا۔ اس نے کہا اسی طرح اللہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ جب وہ کسی امر کا فیصلہ کر لے تو اسے صرف یہ کہتا ہے کہ ”ہوجا“ تو وہ ہونے لگتا ہے اور ہو کر رہتا ہے۔

۳۹۔ اور وہ اُسے کتاب اور حکمت کی تعلیم دے گا اور تورات اور انجیل کی۔

۴۰۔ اور وہ رسول ہو گا بنی اسرائیل کی طرف (یہ پیغام دیتے ہوئے) کہ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے ایک نشان لے کر آیا ہوں کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرندے کی طرز پر پیدا کروں گا۔ پھر میں اس میں پھونکوں گا تو (معاً) وہ اللہ کے حکم سے پرندہ (یعنی طبیر روحانی) بن جائے گا۔ اور میں پیدائشی اندھے اور مبروس کوششا بخشوں گا۔ اور میں اللہ کے حکم سے (روحانی) مردوں کو زندہ کروں گا۔ اور میں تمہیں بتاؤں گا کہ تم کیا کھاؤ گے اور اپنے گھروں میں کیا جمع کرو گے۔ یقیناً اس میں تمہارے لئے ایک بڑا نشان

إِذْ قَاتَ الْمَلِكَةُ يَمْرِيَكُ إِنَّ اللَّهَ
يَبْشِّرُكَ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ أَسْمَهُ الْمُسِّيْحَ
عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهَا فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُمْرَبِّينَ ﴿٦﴾

وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَمِنَ
الصَّلِحِينَ ﴿٧﴾

قَاتُرَبِّ أَنِّي يَكُونُ لِي وَلَدَوَلَمْ
يَمْسَسْنِي بَشَرٌ طَقَالَ كَذِيلِكَ اللَّهُ يَخْلُقُ
مَا يَشَاءُ طَإِذَا قَضَى أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ
كُنْ فَيَكُونُ ﴿٨﴾

وَيُعَلِّمُهُ الْكِتَبَ وَالْحِكْمَةَ وَالثَّوْرَةَ
وَالْإِنْجِيلَ ﴿٩﴾

وَرَسُولًا إِنِّي بَنَى إِسْرَأَءِيلَ هُ أَنِّي قَدْ
جَعَلْتُكُمْ بِاِيَّةٍ مِّنْ رَبِّكُمْ لَهُ أَنِّي أَخْلُقُ
لَكُمْ مِنَ الطِّينِ كَهْيَةَ الطَّيْرِ فَانْفُخْ فِيهِ
فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللَّهِ هَ وَأَبْرِئُ
الْأَكْمَةَ وَالْأَبْرَصَ وَأَحْيِي الْمَوْتَى بِإِذْنِ
اللَّهِ هَ وَأَنْبِئُكُمْ بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا
تَدَّخِرُونَ لَفِي بِيُوتِكُمْ إِنَّ فِي ذَلِكَ

لَا يَأْتِيَ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ۝



ہے اگر تم ایمان لانے والے ہو۔

۱۵۔ اور اس کے مصدق کے طور پر آیا ہوں جو تورات میں سے میرے سامنے ہے تاکہ میں ان چیزوں میں سے جو تم پر حرام کر دی گئی تھیں بعض تمہارے لئے حلال قرار دے دوں۔ اور میں تمہارے رب کی طرف سے تمہارے پاس ایک (بڑا) نشان لے کر آیا ہوں۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔

۱۶۔ یقیناً اللہ میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ پس اسی کی عبادت کرو (اور) یہی سیدھا راستہ ہے۔

۱۷۔ پس جب عیسیٰ نے اُن میں انکار (کار، جان) محسوس کیا تو اس نے کہا کون اللہ کی طرف (بلانے میں) میرے انصار ہوں گے؟ حواریوں نے کہا ہم اللہ کے انصار ہیں، ہم اللہ پر ایمان لے آئے ہیں اور تو گواہ بن جا کہ ہم فرمانبردار ہیں۔

۱۸۔ اے ہمارے رب! ہم اس پر ایمان لے آئے جو تو نے اُتارا اور ہم نے رسول کی پیروی کی۔ پس ہمیں (حق کی) گواہی دینے والوں میں لکھ دے۔
۱۹۔ اور انہوں نے (یعنی مسیح کے منکروں نے بھی) تدبیر کی اور اللہ نے بھی تدبیر کی۔ اور اللہ تدبیر کرنے والوں میں بہترین ہے۔

وَمَصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيِّكَ مِنَ الْتَّوْرَةِ
وَلَا حِلَّ لَكُمْ بَعْضُ الَّذِي حَرَّمَ عَلَيْكُمْ
وَجِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ
وَأَطِيعُونِ ۝

إِنَّ اللَّهَ رَبِّيْ ۖ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۖ هَذَا
صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ ۝

فَلَمَّا آتَى حَسَنَ عِيسَىٰ مِنْهُمْ الْكُفَّارَ قَالَ مَنْ
أَنْصَارِيْ إِلَى اللَّهِ ۖ قَالَ الْحَوَارِيُّوْنَ
نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ ۖ أَمْنَأْيَا بِاللَّهِ ۖ وَأَشْهَدُ بِأَنَّا
مُسْلِمُوْنَ ۝

رَبَّنَا أَمْنَأْيَا مَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ
فَأَكْتُبْنَا مَعَ الشَّهِيدِيْنَ ۝
وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللَّهُ ۖ وَاللَّهُ خَيْرٌ
الْمُكَرِّيْنَ ۝

۵۶۔ جب اللہ نے کہا اے عیسیٰ! یقیناً میں تجھے
وفات دینے والا ہوں اور اپنی طرف تیرا رفع کرنے
والا ہوں اور تجھے ان لوگوں سے نتھار کر الگ کرنے
والا ہوں جو کافر ہوئے، اور ان لوگوں کو جہنوں نے
تیری پیروی کی ہے ان لوگوں پر جہنوں نے انکار کیا
ہے قیامت کے دن تک بالادست کرنے والا ہوں۔
پھر میری ہی طرف تمہارا لوث کر آتا ہے جس کے بعد
میں تمہارے درمیان اُن باتوں کا فیصلہ کروں گا جن
میں تم اختلاف کیا کرتے تھے۔ ①

إِذْ قَالَ اللَّهُ يَعِيسَى إِنِّي مُوْقِلٌ
وَرَأْفِلٌ إِلَيَّ وَمُظْهَرٌ مِنَ الَّذِينَ
كَفَرُوا وَجَاءُلُ الَّذِينَ أَتَّبَعُوكَ فَوَقَ
الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ ثُمَّ إِلَيَّ
مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكَمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنْتُمْ
فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ⑥

سورہ النساء آیات ۱۵۸ تا ۱۶۰

۱۵۸۔ اور ان کے اس قول کے سبب سے کہ یقیناً ہم نے مسح
عیسیٰ ابن مریم کو جو اللہ کا رسول تھا قتل کر دیا ہے۔ اور وہ یقیناً
اسے قتل نہیں کر سکے اور نہ اسے صلیب دے (کرمار) سکے
 بلکہ ان پر معاملہ مشتبہ کر دیا گیا اور یقیناً وہ لوگ جہنوں نے
اس بارہ میں اختلاف کیا ہے اس کے متعلق شک میں بتلا
 ہیں۔ ان کے پاس اس کا کوئی علم نہیں سوائے ظن کی پیروی
کرنے کے۔ اور وہ یقینی طور پر اسے قتل نہ کر سکے ②

۱۵۹۔ بلکہ اللہ نے اپنی طرف اس کا رفع کر لیا اور یقیناً
اللہ کامل غلبہ والا (اور) بہت حکمت والا ہے۔ ③

وَقُولِهِمْ إِنَّا قَاتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ
مَرِيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَاتَلُوهُ وَمَا
صَلَبُوهُ وَلَكِنْ شَيْهَ لَهُمْ وَإِنَّ الَّذِينَ
خَتَلُفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ
عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعُ الظَّنِّ وَمَا قَاتَلُوهُ يَقِينًا ④
يُلْرَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا
حَكِيمًا ⑤

۱۶۰۔ اور اہل کتاب میں سے کوئی (فریق) نہیں مگر
اس کی موت سے پہلے یقیناً اس پر ایمان لے آئے
گا اور قیامت کے دن وہ ان پر گواہ ہو گا۔ ⑥

وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيَؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ
مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَمَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا ⑦

سورہ زخرف آیات ۱۵۸ تا ۱۶۰

۵۸۔ اور جب ابن مریم کو بطور مثال پیش کیا جاتا ہے تو اچانک تیری قوم اس پر شور مچانے لگتی ہے۔

۵۹۔ اور وہ کہتے ہیں کیا ہمارے معبد بہتر ہیں یا وہ وہ تجھ سے یہ بات محض جھگڑے کی خاطر کرتے ہیں بلکہ وہ سخت جھگڑا لو قوم ہے۔

۶۰۔ وہ تو محض ایک بندہ تھا جس پر ہم نے انعام کیا اور اسے بنی اسرائیل کے لیے ایک (قابلِ تقید) مثال بنادیا۔

۶۱۔ اور اگر ہم چاہتے تو تمہی میں سے فرشتے بناتے جوز میں میں قائم مقامی کرتے۔

۶۲۔ اور وہ تو یقیناً انقلاب کی گھری کی پہچان ہو گا۔ پس تم اس (ساعت) پر ہرگز کوئی شک نہ کرو اور میری پیروی کرو۔ یہ سیدھا راستہ ہے۔

۶۳۔ اور شیطان تمہیں ہرگز روک نہ سکے۔ یقیناً وہ تمہارا کھلا کھلا دشمن ہے۔

۶۴۔ اور جب عیسیٰ کھلے کھلنے شاہنات کے ساتھ آگیا تو اس نے کہا یقیناً میں تمہارے پاس حکمت لا یا ہوں اور اس لئے آیا ہوں کہ تمہارے سامنے بعض وہ باتیں جن میں تم اختلاف کرتے ہو کھول کر بیان کروں۔ پس اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور میری اطاعت کرو۔

۶۵۔ اور وہ خاتون جس نے اپنی عصمت کو اچھی طرح بچائے رکھا تو ہم نے اس میں اپنے امر میں سے کچھ پھونکا اور اس کے بیٹے کو ہم نے تمام جہانوں کے لئے ایک نشان بنادیا۔

وَلَمَّا صَرَبَ أَبْنَ مَرْيَمَ مَثَلًا إِذَا قَوْمَكَ
مِنْهُ يَصْدُّونَ ⑥۱

وَقَالُوا إِلَهُنَا خَيْرٌ أُمُّ هُوَ مَاضِرَ بُوْهُ
لَكَ إِلَّا جَدَّا طَبْلَ هُمْ قَوْمٌ خَصِّمُونَ ⑥۲
إِنْ هُوَ إِلَّا عَبْدٌ أَنْعَمْنَا عَلَيْهِ وَجَعَلْنَاهُ
مَثَلًا لِبَنِي إِسْرَاءِيلَ ⑥۳
وَلَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَا مِنْكُمْ مَلِيكًا فِي
الْأَرْضِ يَخْلُقُونَ ⑥۴

وَإِنَّهُ لَعِلْمٌ لِلْسَّاعَةِ فَلَا تَمْتَرِنَ بِهَا
وَاتَّبِعُونِ طَهْرًا صَرَاطًا مُسَيَّدًا ⑥۵
وَلَا يَصْدَنَكُمُ الشَّيْطَنُ إِنَّهُ لَكُمْ
عَدُوٌّ مُّبِينٌ ⑥۶

وَلَمَّا جَاءَ عِيسَى بِالْبَيِّنَاتِ قَالَ قَدْ
جِئْتُكُمْ بِالْحِكْمَةِ وَلَا بَيْنَ لَكُمْ بَعْضَ
الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ⑥۷

سورہ انبیاء آیت ۹۲

وَالَّتِي أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهَا
مِنْ رُوْحِنَا وَجَعَلْنَاهَا وَابنَهَا آیَةً
لِلْعَلَمِينَ ⑥۸